© rasailojaraid.com

سیف اللہ خالد

خطرے کی گھنٹی

قیامِ پاکستان سے قبل امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے پاس چند طلباء آئے اور شکوہ کیا کہ اسلامیہ کالج میں داڑھی نہیں رکھنے دی جاتی۔

برصغیر کے اس سب سے بڑے خطیب نے کہا:

''مگر خالصہ کالج میں تو ایسی کوئی پابندی نہیں۔''

کچھ ایسی ہی صورتحال اسلام آباد کے حوالے سے درپیش ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دارالحکومت میں مسجد خطرے میں گھر چکی ہے اور مدرسہ وہ بھی خواتین کا مدرسہ ناقابل برداشت قرار دے دیا گیا ہے۔ حکومت نے کمال ''جرأت'' کے ساتھ نہ صرف مسجدوں پر یلغار کر دی ہے بلکہ ایک فہرست جاری کی ہے کہ کوئی شبہ میں نہ رہے۔ ایک دو نہیں کئی مساجد گرا دی جائیں گی۔

پاکستان کے وفاقی دارالحکومت سے آنے والی یہ روح فرسا خبریں ہی کیا کم اذیت ناک تھیں کہ واشنگٹن سے یہودی خاتون صحافی Deplane کے ای میل نے گویا ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا ہے۔ جواب دینے کی ہمت نہیں رہی مگر خوف یہ ہے کہ ضدی خاتون نے ٹیلی فون کر کے یہی بات کہہ دی تو کیا جواب دیا جا سکے گا۔ Deplane نے مسجد کی شہادت والی خبر امریکی اخبار سے نقل کر کے لکھا ہے:

''اسلامی جمہوریہ کے شہریوں کو مبارک باد! اب امریکہ، بھارت اور دیگر ممالک اس فیصلے کی روشنی میں مساجد پر پابندی لگائیں تو کیا یہ جائز نہیں ہوگا؟''

اہلِ نظر خوب جانتے ہیں کہ روشن خیالی کی جارحانہ پیش قدمی اور اسلامی شعائر کو دبا دینے کے مسلسل عمل میں مساجد کو نشانہ بنانے کا آغاز تو اسی دن ہو گیا تھا جب ٹونی بلیئر کی آمد پر فیصل مسجد میں اذان ممنوع قرار دے دی گئی اور اس فیصلے کا المیہ ایک دینی اسکالر عبدالجبار شاکر کے ''مجبور و دستیاب'' کندھوں پر ڈال دیا گیا مگر یہ یقین نہ تھا کہ بات یہاں تک پہنچے گی۔ البتہ دو ہفتے قبل ''اسلامی نظریاتی کونسل'' کے روشن خیال مجتہد چیئرمین کے اس مؤقف نے کہ:

''تجاوزات قرار دی جانے والی مساجد کو گرانا جائز ہے۔''

خطرے کی گھنٹیاں ضرور بجا دی تھیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ جامعہ فریدیہ اور جامعہ حفصہ اور دیگر کئی مساجد تو تجاوزات میں شامل ہی نہیں باقاعدہ زمین خرید کر تعمیر کی گئی ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کا جواز؟

© rasailojaraid.com

اس سوال کا جواب ان مساجد و مدارس کو ملنے والے نوٹس میں واضح ہے:

''یہ درس گاہیں اسلام آباد کے ماسٹر پلان کے خلاف ہیں''

سوال یہ ہے کہ اسلام آباد کے بے شمار سیکٹروں میں تعمیر ہونے والے گرجا گھر کونسے ماسٹر پلان کا حصہ ہیں اور اسلام آباد سے باہر واقع چکلالہ ائیر پورٹ کے قرب و جوار کی مساجد تو ہیں ہی اسلام آباد کی حدود سے باہر ان کا ماسٹر پلان سے کیا تعلق؟ کون نہیں جانتا کہ ماسٹر پلان کا بیڑہ غرق تو خود حکومت نے کیا ہے۔ اس کی آشیر باد یافتہ مافیاز اور محکمے پورے اسلام آباد کا حلیہ بدلتے جارہے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں درختوں کی کٹائی' کیا ماسٹر پلان کے مطابق تھی؟ حقیقت یہ ہے کہ معاملہ ماسٹر پلان کا ہے نہ کسی کی سیکورٹی کا' اصل معاملہ اسلام کی شناخت کا ہے۔ ترکی سے مصر تک کی داستان گواہ ہے کہ جب ملک کو اسلام کی شناخت مٹا کر سیکولر بنانا مقصود ہو تو اس کے لیے اوّلین سطح پر دو طبقات کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اوّل خواتین کو آزادی کا چسکا لگایا جاتا ہے تو دوسری طرف دینی طبقے کی زندگی اجیرن کرنے اور دینی علامات کو مسمار کرنے کا کام کیا جاتا ہے۔

اس میں اختلاف نہیں کہ وفاقی دارالحکومت کی سیکورٹی کے حوالے سے حساس رویہ اختیار کیا جانا چاہیے مگر اس بہانے مساجد کا شہید کیا جانا اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ جبکہ دوسری طرف یہ خوفناک حقیقت ہے کہ راولپنڈی اور اسلام آباد میں ایک منصوبہ بندی کے ساتھ مسیحی آبادی بڑھ رہی ہے اور بی بی سی جیسا ادارہ اس برس اسلام آباد اور کابل کو کرسمس سٹی قرار دیتا رہا ہے۔ سیکورٹی کے ذمہ دار ادارے نہیں جانتے کہ راولپنڈی کے تمام نشیبی علاقوں میں قائم ہوتی کچی بستیاں کون بنا رہا ہے؟ کونسی اقلیت ہے جو یہاں اپنی تعداد بڑھاتی چلی جارہی ہے۔ سیکورٹی کے ذمہ داران کو مساجد تو نظر آ گئیں مگر اسلام آباد اور راولپنڈی میں کھمبیوں کی طرح اُگ آنے والے گرجے اور قادیانی عبادت گاہیں اور مسیحیوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کیا خطرے کی گھنٹی نہیں۔ اگر ہے اور یقیناً ہے تو اس کا نوٹس کون لے گا؟

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
22 فروری 2007ء
جمعرات بعد نماز مغرب
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961